Ghair Muqallideen (Ahle Hadis) Firqe Aur Ahle Sunnat Wal Jama'at Se Alag Aqaid Rakhne Wale Firqe Ke Piche Namaz Durust Nahi ..... Molana Mohammed Khair Jalanderi Sahab Ki Khair Ul Fatawa Volume 2 Ke Page Number 350 Aur 400 Par Mojud Hai Aur Bhi Masle Masail Par Fatawa Hai Jis Ki Waja Se Baatil Firqo Ke Piche Namaz Durust Nahi Hoti .

Scanned with CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

خیر الفتاویٰ

جلد دوم

اُستاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

و دیگر مفتیانِ خیر المدارس کے علمی و تحقیقی فتاویٰ کا منتخب مجموعہ

مُرتّبہ

مُفتی مُحمّد انور

باہتمام

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ

مہتمم جامعہ خیر المدارس ○ مُلتان

پاکستان

Scanned with CamScanner

منکرِ حدیث کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت

سوال ۱: ایک شخص حدیث پاک کا قطعی منکر ہے۔ مشہور منکرِ حدیث عبداللہ چکڑالوی کے دور کا پیرو کار ہے۔ اپنے آپ کو اہل قرآن کہلاتا ہے۔ ایسا شخص از روئے شریعت مسلمان ہے یا
۲: جو شخص ایسے آدمی کا جنازہ پڑھائے اس کی اقتداء میں پانچ وقت کی نماز، جمعہ وغیرہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب ۱: حدیث قرآن پاک کی توضیح و تشریح ہے۔ حدیث کو یکسر نظرانداز کرکے قرآن حکیم پر عمل ناممکن ہے۔ اور جو اس محال کا دعوے کرے وہ بلاریب جھوٹا ہے۔ چونکہ اتباعِ رسول کا فرض ہونا نصوص محکمہ قطعیہ سے ثابت ہے اس لئے حدیث کا منکر کافر اور خارج از دائرۂ اسلام ہے۔
۲: امام مذکور تاوقتیکہ علانیہ توبہ نہ کرے اس کی اقتداء میں ہرگز نماز ادا نہ کی جائے۔

فقط واللہ اعلم
محمد انور
نائب مفتی خیر المدارس ملتان

الجواب صحیح
بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ
۵: ۱۲: ۹۹ ۱۳ھ

○

اہلسنت والجماعت کے خلاف عقائد رکھنے والے کو امام نہیں بنانا چاہیئے

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص کا عقیدہ اس طرح کا ہے حالانکہ امیر جماعت ہے اور بہت سے لوگ اس کے پیروکار ہیں اور اپنے آپ کو جماعت اسلامی کا امیر کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بلا رہا ہے۔
۱: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہتا ہے کہ حضورؐ کو اپنے زمانے میں اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا اس کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو جائے لیکن ساڑھے تیرہ سو سال کی تاریخ نے یہ ثابت کر دیا کہ حضورؐ کا اندیشہ صحیح نہیں تھا۔ کمافی رسائل مسائل، ۵ ستمبر ۱۹۵۷ء۔
۲: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت عثمانؓ کی پالیسی کا یہ پہلو غلط کام تھا۔ اور غلط کام بہر حال غلط ہے۔ خواہ کسی نے کیا ہو۔ اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش نہ عقل و انصاف

کا تقاضا ہے اور نہ ہی دین کا مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ مانا جائے۔ (خلافت و ملوکیت ص ۱۰۴)
۳: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ مال غنیمت کی تقسیم کے معاملہ میں حضرت معاویہؓ نے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی۔ (خلافت و ملوکیت ص ۱۰۴)
۴: حضرات امہات المؤمنین رضی اللہ تعالےٰ عنہن کے خلاف لکھتے ہیں۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں جری ہو گئی تھیں اور زبان درازی کرنے لگیں۔ (اشاعت ہفت روزہ ایشیا، ۱۹ نومبر ۱۹۷۶ء)
اب کوئی شخص اس قسم کا عقیدہ رکھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقائص بیان کرے تو اس کے پیچھے نماز (جمعہ) جائز ہے یا نہیں!

═══

الجواب شخص مذکور کے عقائد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق اہلسنت والجماعت کے خلاف ہیں اس لئے اس کو امام نہیں بنانا چاہیئے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفرلہٗ
نائب مفتی خیر المدارس: ملتان

الجواب صحیح
خیر محمد عفا اللہ عنہ

○

عباسی صاحب کے معتقد کی امامت

سوال ہمارے امام مسجد، عباسی صاحب کی کتاب جو کہ خلافت حضرت امیر معاویہؓ اور یزید کے بارے میں ہے، کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ جب وہ کتاب بندہ نے پڑھی تو اس میں حضرت حسینؓ کی صحابیت کا کھلم کھلا انکار تھا۔ اور اہلبیت ہونا بھی کچھ مشکوک لکھا ہوا تھا۔ تو بندہ نے اپنے امام مسجد سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت حسینؓ تو صحابی ہیں، لیکن ایک غلطی سے عباسی صاحب کی ساری کتاب غلط تو نہیں ہو سکتی۔ اور کچھ عرصہ قبل خان پنڈی والے وعظ کے لئے یہاں آئے تھے۔ ان کے سامنے بھی عباسی صاحب کی کتاب کا ذکر ہوا تو انہوں نے بھی کتاب کی تعریف کی۔ بندہ نے کہا کہ مجھے تو آپ سے مطلب ہے کیونکہ بندہ آپ کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ بندہ نے کہا اتبعوا السواد الاعظم والی حدیث پر عمل کریں۔ دو تین شہروں کے علماء سے دریافت کر لیں۔ جدھر خیال ہو گیا اکثر مان لیا جائے گا۔ امام مسجد نے انکار کیا۔ کہا السواد الاعظم والی حدیث عقائد کے بارے میں ہے اور یہ فروعی اشتباہ ہے۔ اب بندہ کو اور کوئی خیال نہیں صرف اپنی نماز کا فکر ہے۔ کیا اس کے پیچھے نماز درست ہے؟ اور یہ بھی

کا اتفاق ہو تو اکیلے پڑھا کریں یا ان کی اقتداء میں ؟۔

الجواب (بعض مسائل ایسے ہیں کہ ان میں احناف اور دیگر ائمہ کا اختلاف ہے مثلاً احناف کے نزدیک اگر جسم کے کسی بھی حصہ سے خون نکل کر بہہ پڑے تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے جب کہ بعض ائمہ کے نزدیک اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔ تو اگر یہ پتہ ہو کہ امام ایسے مسائل میں مقتدیوں کے مذہب کی رعایت رکھتا ہے تو اس کی اقتداء بلا کراہت درست ہے۔ اور اگر یہ یقین ہو کہ وہ مقتدیوں کے مذہب کی رعایت نہیں کرتا تو اقتداء نہ کریں۔ اکیلے پڑھ لیں۔)

والذی یمیل الیہ القلب عدم کراھۃ الاقتداء بالمخالف ما لم یکن غیر مراع فی الفرائض لان کثیرا من الصحابۃ و التابعین کانوا ائمۃ مجتہدین وھم یصلون خلف امام واحد مع تباین مذاہبہم۔ اھ (شامیۃ ج۱، ص ۴۱۷)۔

الحاصل انہ ان علم الاحتیاط منہ فی مذھبنا فلا کراھۃ فی الاقتداء بہ وان علم عدمہ فلا صحۃ وان لم یعلم شیئا کرہ۔ اھ (شامیۃ ج۱، ص ۴۹۲)۔ فقط واللہ اعلم۔

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ

مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

اہلِ حدیث ائمہ کی امامت کا حکم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں مسئلہ کہ ایک غیر مقلد حکیم جو ائمہ مجتہدین کی تقلید کو "جس پر امت اسلامیہ قرنہا قرن سے متفق چلی آ رہی ہے اور ہر اعلیٰ اولیاء کبار، محدثین و مفسرین، فقہاء بلکہ مجددین کرام کا بھی اس پر تعامل رہا ہے"، بیک قلم یہودیوں کا نمونہ قرار دیتا ہے۔ اور بددیانتی اور خیانت سے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ کی اس تصریح کو کہ

"دین میں تحریف کا سبب جو یہودیانہ تقلید ہے وہ وہ تقلید نہیں جس پر ائمہ اربعہ کی پیروی کی صورت میں امت متفق چلی آ رہی ہے" یکسر ہضم کر کے یہودیانہ طریق کو نہ صرف ائمہ مجتہدین

کی تقلید محمود پر منطبق کرتا ہے۔ بلکہ اپنی اس بد اعتقادی کو حضرت شاہ صاحب کے ذمہ لگا کر اتنی عظیم اسلامی شخصیت پر افتراء باندھتا ہے۔

۲:- حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مسالک جن پر آج تک ہزاروں اولیاء اللہ اور فقہاء و محدثین چلے آ رہے ہیں سب کو دائرۃ اہلسنت سے خارج قرار دیتا ہے۔ اور جملہ مقلدین کو یہودی صفت ابعد عن الصواب کے خمرے مدہوش، دیو تقلید کے چنگل کا اسیر کہتا ہے۔ اور برملا کہتا ہے کہ تقلید کا (ھذا البعد) کے پیٹ پجاریوں نے نکالا ہے، اس بدعت کو ہوس کے دیوتوں نے جنم دیا۔ کوڑھ کی اس بیماری کا تعدیہ ہوا، اور ہوا و ہوس کے بندوں نے اسے پھیلایا۔ اور پھر سب مقلد علماء کو جن میں کل اکابر دیوبند، سہارنپور، ڈابھیل، ندوۃ العلماء اور جملہ زعماء مجلس ختم نبوت، تنظیم اہلسنت والجماعت، جمعیت علماء اسلام، خدام الدین لاہور۔ نیز جامعہ اشرفیہ لاہور، خیر المدارس ملتان۔ دار العلوم ٹنڈو اللہ یار۔ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک جیسے علمی مراکز شامل ہیں۔ ان سب کو علماء سوء کہتا ہے۔

۳:- فقہ کی مستند کتابوں ہدایہ، درمختار، فتح القدیر وغیرہ کے مصنفین کو خود مسائل گھڑنے والا قرار دے کر علانیہ برا بھلا کہتا ہے۔ حنفی مذہب میں شراب کو حلال بتاتا ہے اور اس کو اپنی جہالت کی نذر کر دیتا ہے کہ فقہ حنفی کا فتویٰ کیا ہے۔ اکابر احناف کے خلاف فضلاء کو مسموم کرنے کے لئے حدیث و فقہ کی کتابوں سے حوالے نقل کرنے میں بددیانتی اور جہالت سے کام لیتا ہے۔

۴:- باوجود علوم شرعیہ سے جاہل ہونے کے اپنے ادعائے مسلک اہل حدیث کے بھی خلاف ہے اور نہ صرف علماء دیوبند کی توہین اور مقلدین کو گالیاں دینا اس کی تبلیغ کا طول و عرض ہے بلکہ علمائے اہل حدیث مثلاً مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی مرحوم کے خلاف بھی سوقیانہ اور بازاری زبان استعمال کرتا ہے۔ بزرگوں اور علماء کی شان میں توہین کا یہاں تک مرتکب ہوا ہے کہ اسے اہل حدیثوں نے بھی اپنی ایک جامع مسجد سے اس الزام میں نکال دیا ہے۔ اب وہ اپنی خود رائی میں کسی مسلک کے بزرگ کے ساتھ نہیں بلکہ بایں ہمہ اپنے کو اہلِ حدیث کہتا ہے۔

تو امر مطلوب اس باب میں یہ ہے کہ ایسے شخص کو نماز میں امام بنانا، اس کی خرافات سننا اور ہوائے نفس کے ساتھ تعاون کرنا شرعاً کیسا ہے اور جو لوگ اسے مستقل طور پر نمازِ جمعہ کا پیش امام بنائیں تو کیا ان پر آخرت میں مواخذہ ہونے کا اندیشہ ہے یا نہیں ؟

المستفتی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود پروفیسر، سیالکوٹ شہر

الجواب ایسا شخص یقیناً اہل ہوئی میں سے ہے نہ تو اس کو امام بنانا جائز ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ اختلاط کرنا۔ اور نہ ہی اس کی باتوں کو سننا جائز ہے۔ معتدل حضرات از مخلص مزاج علماءِ اہل حدیث نے کبھی بھی سلف صالحین و ائمہ دین اور ان کے مقلدین کے بارے میں ہرگز ہرگز ایسا لب ولہجہ اختیار نہیں فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ اہلحدیث حضرات نے خود اس کو اپنی ایک جامع مسجد سے الگ کر دیا ہے۔

(غلام نبی چکڑالوی جس نے بعد میں اپنا نام عبداللہ چکڑالوی تبدیل کر کے شہرت حاصل کی۔ اس کا ابتدائی حال بھی یہی تھا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ النعمان رحمہ اللہ اور حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ کی شان میں سخت گستاخی کرتا تھا اور لاہور میں مسجد چینیانوالی میں امام تھا۔ اس کے تجاوز و اصرار کو دیکھ کر خود اہلحدیث حضرات نے اس کو امامت سے الگ کر دیا تھا۔ اس گستاخی و بیباکی کا وبال اس پر یہ پڑا کہ کچھ عرصہ بعد یہ شخص انکارِ حدیث میں مبتلا ہو کر منکرینِ حدیث کا ایک بہت بڑا داعی اور سرغنہ بن گیا۔)

تمام اہلِ سلام پر لازم ہے کہ ایسے فتنہ گر شخص سے بالکلیہ علیحدگی اختیار کر لیں۔ اور نہ اس کی باتیں سنیں اور نہ امام بنا کر اس کی حوصلہ افزائی کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بندہ محمد عبداللہ عفر اللہ لہٗ

رئیس الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان ۲۳/۴/۱۳۷۷ھ

جواب صحیح اور حق ہے۔ والحق احق ان یتبع۔ معتدل مسلک اہلحدیث کے نزدیک بھی ائمہ اربعہ کے تمام مقلدین خوش عقائد اہلسنت والجماعت ہیں۔ چنانچہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی اہلحدیث تحریر فرماتے ہیں۔ واما الاحناف والشوافع والمالکیۃ و الحنابلۃ فہم مسلمون داخلون فی زمرۃ اہل السنۃ والجماعۃ۔ الخ۔ (نزل الابرار، ص ۹، ج ۱، مطبوعہ سعید المطابع بنارس)۔
یعنی تمام حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی (مقلدینِ ائمہ اربعہ) مسلمان اہل السنۃ والجماعۃ ہیں۔)

خیر محمد عفا اللہ عنہ، مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان، ۲۳/۴/۱۳۷۷ھ

الجواب صحیح اذجہالاتہ اظہر من ان تخفی وھو بخرافاتہ ابعد من ان یہدی ھو ضال مضل بلا ارتیاب فوجب عنہ الاجتناب،

محمود عفا اللہ عنہ، المفتی بقاسم العلوم ملتان، ۲۳/۴/۱۳۷۷ھ

مروجہ جرابوں پر مسح کرنے والے کی امامت

ہماری مسجد میں ایک اہلحدیث مولوی ..... صاحب آتے ہیں نماز پڑھانے کے لئے بعض دفعہ جب امام صاحب موجود نہیں ہوتے تو وہ اہلحدیث عالم نماز پڑھا دیتے ہیں اب بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ مولوی مروجہ جرابوں پر مسح کرتا ہے۔ اور میں نے خود کئی مرتبہ جرابوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ کیا شرعی طور پر ان کی امامت صحیح ہے یا نہیں ؟

الجواب (شریعت میں چمڑے کے موزوں پر مسح درست ہے یا ان جرابوں پر جو چرمی موزوں کے حکم میں ہوں۔ مروجہ جرابیں موزوں کے حکم میں نہیں آتیں لہٰذا ان پر مسح درست نہیں جس امام نے ان پر مسح کیا ہوا ہو وہ پاؤں کے غسل کا تارک ہے لہٰذا اسکی اقتداء درست نہیں پہلے جو نمازیں ایسی حالت میں پڑھ چکے ہوں ان کا اعادہ کریں۔) والرابع عشر من شروط صحۃ الاقتداء ان لا یعلم المقتدی من حال امامہ المخالف لمذہبہ مفسدا فی زعم المأموم کخروج دم سائل او قئ یملأ الفم وتیقن انہ لم یعد بعدہ وضوءہ ۔ اھ (مراقی الفلاح) ۔ واذا علم مفسدا فی صلوۃ الامام لا یجوز لہ الاقتداء بہ اجماعا۔ اھ (طحطاوی، ص ۱۶۰)۔ فقط واللہ اعلم

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ مفتی جامعہ ھذا

کوزہ پشت کی امامت

ہمارے امام صاحب کافی معمر ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے ان کی کمر جھک گئی ہے اور صحیح طرح سے قیام نہیں کر سکتے تو کیا ہم ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں ؟ بینوا توجروا۔ محمد خالد جھنگ صدر

الجواب اگر کمر اتنی زیادہ خمیدہ نہ ہو کہ جتنی رکوع میں ہوتی ہے تو ان کی اقتداء میں نماز بلاشبہ درست ہے۔ اور اگر اتنی ہی خمیدہ ہو مگر رکوع کے لئے مزید جھک جاتے ہوں تو بھی درست ہے۔

وصح اقتداء باحدب لو یبلغ حدبہ حد الرکوع اتفاقا علی الاصح وان بلغ وھو ینخفض للرکوع قلیلا یجوز عندھما وبہ اخذ عامۃ العلماء وھو الاصح ۔ اھ (مراقی الفلاح علی ھامش الطحطاوی، ص ۱۶۱۔ کذا فی الشامیۃ، ج ۱، ص ۳۳۶)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ